منقبت مولا علیؑ

یاعلی ہرزمانے میں یاعلی ہرزمانے میں
تیرے چرچے ہیں تیرا نعرہ ہے
کل بھی دنیا تھی تیرے سائے میں
آج بھی تیرے زیرِ سایہ ہے

دو جہاں سر جھکاتے ہیں در پر انکے گھر میں فرشتے ہیں نوکر
آج بھی ہے علی کے زیرِ اثر نظمِ ہستی نظامِ شمس و قمر
آپ دنیا کی بات کرتے ہیں دین کو بھی علی نے پالا ہے

یہ عجب معجزے دکھاتے ہیں دشت میں بستیاں بساتے ہیں
آندھیوں میں دیئے جلاتے ہیں موت کو زندگی بناتے ہیں
چاند کیا ہے کہ ڈوبتا سورج اِک اشارے پہ لوٹ آتا ہے

شیرِ نر شاہِ لافتیٰ تو ہے کشتیِ دیں کا ناخدا تو ہے
مظہرِ نورِ کبریا تو ہے ہاں دل و جانِ مصطفیٰ تو ہے
تیری صورت خدا کی صورت ہے تیرا لہجہ خدا کا لہجہ ہے

تو کہیں دھوپ ہے کہیں سایہ بن کے ابرِ کرم کہیں چھایا
تو ہی مشکل کشا بھی کہلایا جہاں آواز دی وہیں آیا
ہم تو کیا ہیں کہ جب پڑی مشکل انبیاء نے تجھے پکارا ہے

صاحبانِ شعور مستانے عقل و ہوش و خرد کے پیمانے
کُھل کے کہتے ہیں پاک میخانے سارے دانا ہیں تیرے دیوانے
عشق میں تیرے کھونے والوں کا خلد ہے یا نجف ٹھکانہ ہے

تو نے دنیا کو روشنی بخشی آدمیت کو برتری بخشی
بے زر انساں کو بوذری بخشی دین کو تو نے زندگی بخشی
تیغ نے تیری چلتے چلتے بھی کفر کو قبر میں اُتارا ہے

حور و رضوان کیا یہ جن و بشر کلیاں غنچے مہکتے پھول شجر
گوہر و کہکشاں و شمس و قمر کیا زمین آسمان و بحر و بر
سر بہ سجدہ ہیں اُس خدا کے حضور جس خدا نے علی بنایا ہے